# ترجمۂ قرآن مجید
## مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

## سورۂ آل عمران (مسلسل)

## آیات ۱۸۵۔۱۸۶

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝

ف و ز

فَازَ (ن) فَوْزًا: (۱) نجات پانا (۲) کامیاب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

فَوْزٌ (اسم ذات بھی ہے): نجات' کامیابی۔ ﴿وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝﴾ (التوبۃ) ''اور یہی شاندار کامیابی ہے۔''

فَائِزٌ (اسم الفاعل): نجات پانے والا' کامیاب ہونے والا۔ ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۝﴾ (التوبۃ) ''اور وہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

مَفَازٌ (اسم الظرف): نجات کی جگہ' کامیابی کی جگہ۔ ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ﴾ (آل عمران: ۱۸۸) ''پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو کسی نجات کی جگہ میں' عذاب سے''۔ ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا۝﴾ (النبا) ''یقیناً متقی لوگوں کے لیے ہی کامیابی کا ٹھکانہ ہے۔''

**ترکیب**: ''كُلُّ نَفْسٍ'' مرکب اضافی اور مبتدأ ہے جبکہ مرکب اضافی ''ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' اس کی خبر ہے۔ ''تُوَفَّوْنَ'' کا نائب فاعل اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''اُجُوْرَكُمْ'' مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''اُدْخِلَ'' کا نائب فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے اور ''الْجَنَّةَ'' مفعول ہے۔

ترجمہ:

كُلُّ نَفْسٍ :ہرایک جان
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ :موت کوچکھنے والی ہے
وَاِنَّمَا :اور بات صرف اتنی ہے کہ
تُوَفَّوْنَ :تم لوگوں کو پورے پورے دیے جائیں گے
اُجُوْرَكُمْ :تمہارے اجر
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ :قیامت کے دن
فَمَنْ :پس جو
زُحْزِحَ :دور کیا گیا
عَنِ النَّارِ :آگ سے
وَاُدْخِلَ :اور داخل کیا گیا
الْجَنَّةَ :جنت میں
فَقَدْ فَازَ :تو وہ کامیاب ہوا ہے
وَمَا :اور نہیں ہے
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ :دنیوی زندگی
اِلَّا :مگر
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ :دھوکے کا سامان
لَتُبْلَوُنَّ :تم لوگوں کو لازماً آزمایا جائے گا
فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ :تمہارے اموال میں
وَاَنْفُسِكُمْ :اورتمہاری جانوں میں
وَلَتَسْمَعُنَّ :اورتم لوگ لازماً سنو گے
مِنَ الَّذِيْنَ :ان لوگوں سے جن کو
اُوْتُوا :دی گئی
الْكِتٰبَ :کتاب
مِنْ قَبْلِكُمْ :تم سے پہلے
وَمِنَ الَّذِيْنَ :اوران لوگوں سے جنہوں نے
اَشْرَكُوْٓا:شرک کیا
اَذًى كَثِيْرًا:بہت زیادہ اذیت (کی باتیں)
وَاِنْ تَصْبِرُوْا:اوراگرتم لوگ ثابت قدم رہے
وَتَتَّقُوْا :اورتم لوگوں نےتقویٰ اختیار کیا
فَاِنَّ :تو یقیناً
ذٰلِكَ :یہ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ: حوصلے کے کاموں میں سے ہے

**نوٹ**: ابھی آیت ۱۸۴ میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جھٹلانے سے آپ پریشان نہ ہوں' کیونکہ اسلام کے مخالفین کی یہ پرانی عادت ہے اور آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب اور تضحیک ہوتی آئی ہے۔ اب آیت ۱۸۶ میں اہل ایمان کو خبردار کیا گیا ہے کہ ختمِ نبوت کے ساتھ یہ سلسلہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ تکذیب واستہزا اور آزمائشوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک اس زمین پر حق وصداقت کے نام لیوا موجود ہیں۔ ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وقتی نقصانات اور تکالیف سے دلبرداشتہ ہوکر یا مخالفین کی مبالغہ آرائی' جھوٹے پروپیگنڈے اور طنز واستہزا کے طوفانِ بدتمیزی سے پریشان ہوکر اپنے موقف سے دستبردار مت ہونا۔ نیز ان کا جواب دینے میں اللہ کی حدود سے تجاوز مت کرنا' ان کی کسی غلطی کو اپنی غلطی کا جواز مت بنانا اور اسلام کے معیار سے نیچے اُتر کر ان کے جیسے اوچھے ہتھیار مت استعمال کرنا' کیونکہ حوصلہ مند لوگوں کا یہ کام نہیں ہے۔

# آیات ۱۸۷ تا ۱۸۹

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

**ترکیب**: ''لَتُبَيِّنُنَّهٗ'' اور ''تَكْتُمُوْنَهٗ'' کی مفعولی ضمیریں ''اَلْكِتٰبَ'' کے لیے ہیں جبکہ ''فَنَبَذُوْهُ'' کی ضمیرِ مفعولی ''مِيْثَاقَ'' کے لیے ہے۔

**ترجمہ:**

وَاِذْ : اور جب
اَخَذَ : پکڑا (یعنی لیا)
اللّٰهُ : اللہ نے
مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں کا عہد جن کو
اُوْتُوا : دی گئی
الْكِتٰبَ : کتاب (کہ)
لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ : تم لوگ لازماً واضح کرو گے اس کو
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ : اور تم لوگ نہیں چھپاؤ گے اس کو (یعنی کتاب کو)
فَنَبَذُوْهُ : تو انہوں نے پھینکا اس کو (یعنی عہد کو)
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ : اپنی پیٹھوں کے پیچھے
وَاشْتَرَوْا : اور انہوں نے خریدا (یعنی حاصل کیا)
بِهٖ : اس کے (یعنی کتاب کے) بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا : تھوڑی قیمت کو
فَبِئْسَ : تو کتنا برا ہے
مَا : وہ جو
يَشْتَرُوْنَ : یہ لوگ خریدتے ہیں
لَا تَحْسَبَنَّ : تو ہرگز گمان نہ کر
الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جو
يَفْرَحُوْنَ : اتراتے ہیں
بِمَآ : اس پر جو
اَتَوْا : انہوں نے کیا
وَّيُحِبُّوْنَ : اور پسند کرتے ہیں
اَنْ : کہ
يُّحْمَدُوْا : ان کی تعریف کی جائے
بِمَا : اس پر جو
لَمْ يَفْعَلُوْا : انہوں نے کیا ہی نہیں
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ : پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو
بِمَفَازَةٍ : کسی نجات کی جگہ میں
مِّنَ الْعَذَابِ : عذاب سے
وَلَهُمْ : اور ان کے لیے ہی ہے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب
وَلِلّٰهِ : اور اللہ ہی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :آسمانوں اور زمین کی حکومت وَاللّٰہُ :اوراللہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ :ہرچیز پر قَدِیْرٌ :ہمیشہ سے قدرت رکھنے والا ہے

**نوٹ ۱:** آیت ۱۸۷ میں جس عہد کا حوالہ دیا گیا ہے وہ قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔ البتہ بائبل میں جگہ جگہ اس کا ذکر آتا ہے جس میں حضرت موسیٰ بار بار بنی اسرائیل سے عہد لیتے ہیں کہ جو احکام میں نے تم کو پہنچائے ہیں انہیں اپنے دل پر نقش کرنا' آئندہ نسلوں کو سکھانا اور اٹھتے بیٹھتے ان کا چرچا کرنا (تفہیم القرآن)۔ لیکن انہوں نے اس عہد کی پرواہ نہیں کی اور دُنیا کمانے کے لیے نہ صرف تورات کے احکام کو چھپایا بلکہ اس میں تحریف بھی کی۔

**نوٹ ۲:** کوئی نیک عمل کرنے کے بعد اس کی تشہیر کا اہتمام کرے' تو عمل کرنے کے باوجود قواعد شرعیہ کی رو سے یہ مذموم ہے اور عمل نہ کرنے کی صورت میں تو اور بھی زیادہ مذموم ہے۔ البتہ طبعی طور پر یہ خواہش ہونا کہ میں فلاں نیک کام کروں اور نیک نام ہوں' وہ اس میں داخل نہیں ہے جبکہ اس نیک نامی کا اہتمام نہ کرے۔ (معارف القرآن)

## آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

**ج ن ب**

جَنَبَ (ن) جَنْبًا :پہلو پر مارنا' کسی سے کسی چیز کو ہٹانا' دُور کرنا۔

اُجْنُبْ (فعل امر) :تو دُور کر۔ ﴿وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ (ابراھیم) ''تو دور کر دے مجھے اور میرے بیٹوں کو کہ ہم پرستش کریں بُتوں کی۔''

جَنِبَ (س) جَنَابَةً: ناپاک ہونا۔ (اس حالت میں انسان دوسروں سے اور عبادات سے دور رہتا ہے)۔

جَنَّبَ (تفعیل) تَجْنِیْبًا :کسی کو کسی چیز سے ہٹانا' بچانا۔ ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی﴾ (اللیل) ''اور بچایا جائے گا اس سے زیادہ پرہیزگار کو۔''

تَجَنَّبَ (تفعّل) تَجَنُّبًا: دور ہونا۔ ﴿وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی﴾ (الاعلیٰ) ''اور دُور ہوتا ہے اس سے زیادہ بدبخت۔''

اِجۡتَنَبَ (افتعال) اِجۡتِنَابًا: کسی چیز سے اہتمام سے بچنا' دور رہنا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ﴾ (الشوریٰ:۳۷) ''اور وہ لوگ جو دُور رہتے ہیں کبیرہ گناہوں سے۔''

اِجۡتَنِبۡ: تو بچ' تو دُور رہ۔ ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج) ''اور تم لوگ دور رہو جھوٹی بات سے۔''

جَنۡبٌ ج جُنُوۡبٌ: (۱) پہلو' کروٹ (۲) پہلو والا' قربت والا۔ ﴿وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا﴾ (یونس:۱۲) ''اور جب کبھی چھوتی ہے انسان کو تکلیف تو وہ پکارتا ہے ہم کو اپنی کروٹ سے یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے۔'' ﴿وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (النسآء:۳۶) ''اور کروٹ کے ساتھی سے اور مسافر سے۔''

جُنُبٌ: (۱) دوری والا (۲) ناپاک۔ ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ﴾ (النسآ:۳۶) ''اور دور کے پڑوسی اور قریبی ساتھی سے''۔ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ (المآئدۃ:۶) ''اگر تم لوگ ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ۔''

جَانِبٌ (فَاعِلٌ کا وزن): (۱) کسی چیز کا کنارہ۔ (۲) کسی کی طرف۔ ﴿اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ﴾ (بنی اسراءیل:۶۸) ''تو کیا تم لوگ امن میں ہو گئے اس سے کہ وہ دھنسا دے تمہارے ساتھ زمین کے کنارے کو''۔ ﴿وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ﴾ (مریم:۵۲) ''اور ہم نے آواز دی اس کو طور کی داہنی طرف سے۔''

**ترکیب:** ''لَاٰيٰتٍ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے اور ''اِنَّ'' کا اسم ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ ''فِيْ خَلْقِ'' سے ''وَالنَّهَارِ'' تک قائم مقام خبر ہے اور ''لِاُولِي الْاَلْبَابِ'' متعلق خبر ہے۔ ''قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا'' حال ہے ''اُولِي الْاَلْبَابِ'' کا۔ ''رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ'' سے پہلے ''فَيَقُوْلُوْنَ'' محذوف ہے۔ ''خَلَقْتَ'' کا مفعول ''هٰذَا'' ہے اور ''بَاطِلًا'' حال ہے ''هٰذَا'' کا۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے اس لیے ''تُدْخِلِ'' مجزوم ہے۔

**ترجمہ:**

| | |
|---|---|
| اِنَّ: یقیناً | فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں |
| وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ: اور دن اور رات کے مختلف ہونے (یعنی آنے جانے) میں | لَاٰيٰتٍ: بے شک کچھ نشانیاں ہیں |
| لِّاُولِي الْاَلْبَابِ: عقل والوں کے لیے | الَّذِيْنَ: وہ لوگ جو |
| يَذْكُرُوْنَ: یاد کرتے ہیں | اللّٰهَ: اللہ کو |
| قِيٰمًا: کھڑے ہوئے | وَّقُعُوْدًا: اور بیٹھے ہوئے |
| وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ: اور اپنی کروٹوں پر | وَيَتَفَكَّرُوْنَ: اور سوچ بچار کرتے ہیں |

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں
رَبَّنَا :(تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے ربّ
مَا خَلَقْتَ :تُو نے نہیں پیدا کیا
ھٰذَا :اس کو
بَاطِلًا :بے مقصد ہوتے ہوئے
سُبْحٰنَکَ :(ہم پاکی بیان کرتے ہیں) تیری پاکی بیان کرنا
فَقِنَا :پس تُو بچا ہم کو
عَذَابَ النَّارِ :آگ کے عذاب سے
رَبَّنَآ :اے ہمارے ربّ
اِنَّکَ :بے شک تُو
مَنْ :جس کو
تُدْخِلِ :داخل کرے گا
النَّارَ :آگ میں
فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ :تو تو نے رسوا کر دیا ہے اس کو
وَمَا :اور نہیں ہے
لِلظّٰلِمِیْنَ :ظالموں کے لیے
مِنْ اَنْصَارٍ :کسی قسم کا کوئی مددگار
رَبَّنَآ :اے ہمارے رب
اِنَّنَا :بے شک ہم نے
سَمِعْنَا :سنا
مُنَادِیًا :ایک آواز دینے والے کو جو
یُّنَادِیْ :آواز دیتا ہے
لِلْاِیْمَانِ :ایمان کے لیے
اَنْ :کہ
اٰمِنُوْا :تم لوگ ایمان لاؤ
بِرَبِّکُمْ :اپنے ربّ پر
فَاٰمَنَّا :تو ہم ایمان لائے
رَبَّنَا :اے ہمارے ربّ
فَاغْفِرْ لَنَا :پس تُو بخش دے ہمارے لیے
ذُنُوْبَنَا :ہمارے گناہوں کو
وَکَفِّرْ :اور تُو دور کر دے
عَنَّا :ہم سے
سَیِّاٰتِنَا :ہماری برائیوں کو
وَتَوَفَّنَا :اور تُو موت دے ہم کو
مَعَ الْاَبْرَارِ :نیک لوگوں کے ساتھ
رَبَّنَا :اے ہمارے ربّ
وَاٰتِنَا :اور تُو عطا کر ہم کو
مَا :وہ جس کا
وَعَدْتَّنَا :تُو نے وعدہ کیا ہم سے
عَلٰی رُسُلِکَ :اپنے رسولوں (کی زبانی)
وَلَا تُخْزِنَا :اور تُو رسوا مت کرنا ہم کو
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ :قیامت کے دن
اِنَّکَ :بے شک تُو
لَا تُخْلِفُ :خلاف نہیں کرتا
الْمِیْعَادَ :وعدے کے

**نوٹ ا** : اگر آپ کسی باغ (park) میں دیکھتے ہیں کہ گھاس اور پودے بے ترتیبی سے جھاڑ جھنکاڑ کی طرح اُگے ہوئے ہیں' تو آپ کی عقل تسلیم کرے گی کہ یہ گھاس اور پودے خود بخود اُگ آئے ہیں اور ان کا کوئی مالی نہیں ہے۔ پھر آپ کسی دوسرے باغ میں دیکھتے ہیں کہ وہاں کی گھاس اور پودوں کے اُگنے میں ایک نظم' ترتیب

اور حسن ہے' تو آپ کی عقل تسلیم کر لے گی کہ اس باغ کا ایک مالی ہے' خواہ وہ مالی کہیں نظر نہ آ رہا ہو۔ اس کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ زمین' چاند' سورج' سیارے' یہاں تک کہ ایک حقیر سے ذرّے ایٹم کے اندر الیکٹرون تک گردش کر رہے ہیں۔ ہر چیز کی گردش دائیں سے بائیں جانب (anti clockwise) ہے۔ ہر ایک کی گردش کا ایک مقرّرہ مدار (orbit) ہے۔ ہر ایک کی شکل بیضوی ہے۔ باغ میں سب پودوں کو پانی ایک ہی دیا جاتا ہے لیکن پھل غذائیت اور ذائقے کے لحاظ سے مختلف آتے ہیں۔ دودھ دینے والے جانور چارہ کھاتے ہیں' اسی سے خون بھی بنتا ہے اور گوبر بھی' پھر انہی کے درمیان سے خالص دودھ نکلتا ہے۔ یہ اور ایسی بے شمار نشانیوں کے ذکر سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے جن سے ہر دور کا انسان اپنی ذہنی سطح کے مطابق بہت آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آنے والی چیز نہیں ہے' بلکہ اس کا ایک خالق اور مالک ہے' خواہ ہم کو وہ نظر نہ آئے۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان باللہ تک خود بخود رسائی حاصل کر سکتا ہے اور جس کے لیے وہ کسی نبی یا رسول کی دعوت کا محتاج نہیں ہے۔

**نوٹ ۲**: کسی اُلجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کی کوشش میں جب ڈور کا سرا ہاتھ آ جاتا ہے تو پھر اسے مضبوطی سے پکڑ کر ہم ڈور کو مزید سلجھاتے ہیں۔ اسی طرح ایمان باللہ تک رسائی ہو جانے کے بعد جب انسان اللہ کو یاد کرتے ہوئے کائنات پر مزید غور و فکر کرتا ہے' تو اس کا ذہن کچھ مزید حقائق تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک تو کوئی اور ہے لیکن اس پر تصرف کا اختیار انسان کو حاصل ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ انسان میں غلط اور صحیح کی تمیز اور ایک اخلاقی حس موجود ہے۔ لیکن صحیح پر انعام اور غلطی پر سزا نہیں ملتی۔ اخلاقی قوانین کا نتیجہ اوّل تو نکلتا نہیں اور اگر کبھی نکلتا بھی ہے تو وہ غیر متناسب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مادی قوانین کا نتیجہ لازمی نکلتا ہے' البتہ اس کے ظہور میں وقفہ حائل ہوتا ہے۔ گندم کے بیج سے گندم ہی نکلتی ہے لیکن تین چار ماہ بعد۔ آم کے بیج سے آم ہی نکلتا ہے لیکن چار پانچ سال بعد۔ کھجور اور جامن کے بیج کا نتیجہ نکلنے میں تیس چالیس سال کا وقفہ حائل ہوتا ہے۔

یہ مشاہدہ ہر غیر متعصب ذہن کو اس نتیجہ تک پہنچا دیتا ہے کہ اس کائنات پر تصرّف کا اختیار اس کے خالق و مالک کی مرضی کے مطابق کرنے یا نہ کرنے کا نتیجہ اور دیگر اخلاقی قوانین کا نتیجہ لازماً نکلتا ہے' البتہ اس کے ظہور میں ہر انسان کی اپنی زندگی کا وقفہ حائل ہوتا ہے جو عام طور پر ستر اسّی (۷۰۔۸۰) سال کا ہوتا ہے۔ ایک حکیمانہ قول کے مطابق جب کسی انسان کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان بالآخرۃ تک از خود رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

**نوٹ ۳**: اپنے مشاہدے اور غور و فکر کے نتیجے میں جن لوگوں کا ذہن ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کا ایک اجمالی تصوّر حاصل کر لیتا ہے' اُن کے سامنے جب کسی نبی یا رسول کی دعوت پیش کی جاتی ہے تو وہ لپک کر اس کو قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے۔ پھر وہ نبی یا رسول علمِ وحی کے ذریعے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کے اجمالی خاکے میں تفصیلات کا رنگ بھرتا ہے۔ اس طرح ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی ایمان باللہ' ایمان بالآخرہ اور ایمان بالرسالت کی تکمیل ہوتی ہے۔

# آیات ۱۹۵ تا ۱۹۷

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ
بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۟ ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

**ترکیب:** ''مِنْ ذَكَرٍ'' کا ''مِنْ'' بیانیہ ہے اور ''مِنْكُمْ'' کی تفصیل کے لیے ہے۔ ''فَالَّذِیْنَ'' سے ''وَقُتِلُوْا'' تک صلہ موصول مل کر مبتدأ ہے۔ ''لَاُكَفِّرَنَّ'' سے ''جَنّٰتٍ'' تک اس کی خبر ہے۔ ''ثَوَابًا'' حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ ''لَا یَغُرَّنَّكَ'' کا فاعل ''تَقَلُّبُ'' ہے۔ ''فِی الْبِلَادِ'' متعلق ہے ''تَقَلُّبُ'' سے اور ''كَفَرُوْا'' سے متعلق نہیں ہے۔ ''مَتَاعٌ قَلِیْلٌ'' صفت موصوف مل کر خبر ہے۔ اس کا مبتدأ ''هُوَ'' یا ''ذٰلِكَ'' محذوف ہے۔

**ترجمہ:**

فَاسْتَجَابَ : تو قبول کیا — لَهُمْ : ان کے لیے

رَبُّهُمْ : ان کے رب نے (ان کی دعا کو یہ کہتے ہوئے) — اَنِّیْ : کہ میں

لَآ اُضِیْعُ : ضائع نہیں کرتا — عَمَلَ عَامِلٍ : کسی عمل کرنے والے کے عمل کو

مِّنْكُمْ : تم میں سے — مِّنْ ذَكَرٍ : مذکر ہو

اَوْ اُنْثٰى : یا مؤنث — بَعْضُكُمْ : تم میں سے بعض

مِّنْۢ بَعْضٍ : بعض سے ہیں — فَالَّذِیْنَ : پس وہ لوگ جنہوں نے

هَاجَرُوْا : ہجرت کی — وَاُخْرِجُوْا : اور جو نکالے گئے

مِنْ دِیَارِهِمْ : اپنے گھروں سے — وَاُوْذُوْا : اور جن کو اذیت دی گئی

فِیْ سَبِیْلِیْ : میرے راستے میں — وَقٰتَلُوْا : اور جنہوں نے جنگ کی

وَقُتِلُوْا : اور قتل کیے گئے — لَاُكَفِّرَنَّ : تو میں لازماً دور کروں گا

عَنْهُمْ : ان سے — سَیِّاٰتِهِمْ : ان کی برائیوں کو

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ : اور میں لازماً داخل کروں گا ان کو — جَنّٰتٍ : ایسے باغات میں

تَجْرِیْ : بہتی ہیں — مِنْ تَحْتِهَا : جن کے نیچے سے

الْاَنْهٰرُ : نہریں — ثَوَابًا : بدلہ ہوتے ہوئے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ :اللہ کے پاس سے | وَاللّٰہُ :اور اللہ
عِنْدَہٗ :اس کے پاس ہی | حُسْنُ الثَّوَابِ :اچھا بدلہ ہے
لَا یَغُرَّنَّکَ :ہرگز دھوکہ نہ دے تجھ کو | تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ :ان لوگوں کا گھومنا پھرنا جنہوں نے
کَفَرُوْا : کفر کیا | فِی الْبِلَادِ :شہروں میں
مَتَاعٌ قَلِیْلٌ : (یہ) تھوڑا سا سامان ہے | ثُمَّ :پھر
مَاْوٰىھُمْ :ان کی منزل | جَھَنَّمُ :جہنم ہے
وَبِئْسَ :اور (وہ) کتنا برا | الْمِھَادُ :ٹھکانہ ہے

## آیات ۱۹۸ تا ۲۰۰

لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰہِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْکُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ
اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

**ر ب ط**

رَبَطَ (ض) رَبْطًا :کسی چیز کو مضبوطی سے باندھنا' مضبوط کرنا۔ ﴿وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾﴾ (الانفال) ''تا کہ وہ مضبوط کرے تمہارے دلوں کو اور وہ جمادے اس سے قدموں کو۔''

رِبَاطٌ (اسم ذات بھی ہے) :وہ چیز جسے مضبوط کیا گیا ہو' کسی کام کے لیے تیار کیا گیا ہوا۔ ﴿مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ﴾ (الانفال: ٦٠) ''قوت میں سے اور تیار کیے ہوئے گھوڑوں میں سے۔''

رَابَطَ (مفاعلہ) مُرَابَطَۃٌ اور رِبَاطًا :مقابلہ میں ہمیشگی کرنا' ہمیشہ تیار رہنا۔

رَابِطْ (فعل امر) :تو مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

**ترجمہ:**

لٰکِنِ :لیکن | الَّذِیْنَ :وہ لوگ جنہوں نے
اتَّقَوْا :تقویٰ اختیار کیا | رَبَّھُمْ :اپنے ربّ کا
لَھُمْ :ان کے لیے ہی | جَنّٰتٌ :ایسے باغات ہیں
تَجْرِیْ :بہتی ہیں | مِنْ تَحْتِھَا :جن کے نیچے سے
الْاَنْھٰرُ :نہریں | خٰلِدِیْنَ :ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہیں

فِيْهَا : ان میں
نُزُلًا : مہمان نوازی ہوتے ہوئے
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ : اللہ کے پاس سے
وَمَا : اور جو
عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے پاس ہے
خَيْرٌ : (وہ) بہتر ہے
لِّلْاَبْرَارِ : نیک لوگوں کے لیے
وَاِنَّ : اور بے شک
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ : اہل کتاب میں وہ بھی ہیں
لَمَنْ : یقیناً جو
يُّؤْمِنُ : ایمان لاتے ہیں
بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَمَآ : اور اس پر جو
اُنْزِلَ : نازل کیا گیا
اِلَيْكُمْ : تم لوگوں کی طرف
وَمَآ : اور اس پر جو
اُنْزِلَ : نازل کیا گیا
اِلَيْهِمْ : ان لوگوں کی طرف
خٰشِعِيْنَ : عاجزی کرنے والے ہوتے ہوئے
لِلّٰهِ : اللہ کے لیے
لَا يَشْتَرُوْنَ : وہ لوگ نہیں خریدتے (یعنی نہیں حاصل کرتے)
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیتوں کے بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا : تھوڑی قیمت
اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ ہیں
لَهُمْ : جن کے لیے
اَجْرُهُمْ : ان کا اجر ہے
عِنْدَ رَبِّهِمْ : ان کے رب کے پاس
اِنَّ : یقیناً
اللّٰهَ : اللہ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ : حساب لینے میں جلدی کرنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے
اصْبِرُوْا : تم لوگ ثابت قدم رہو
وَصَابِرُوْا : اور مدمقابل سے زیادہ ثابت قدمی دکھاؤ
وَرَابِطُوْا : اور مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہو
وَاتَّقُوا : اور تقویٰ اختیار کرو
اللّٰهَ : اللہ کا
لَعَلَّكُمْ : شاید کہ
تُفْلِحُوْنَ : تم لوگ مراد حاصل کرو

تمت سورة آل عمران

❁ ❁ ❁


میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے۔